REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

فون ۲۹۷۹

فی پرچہ ۱/

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷/ روپے ماہانہ ۲/۴ روپے

جلد ۴/۳۶ | بدھ ۸ ا صفر ۱۳۷۰ھ ۲۹ نبوت ۱۳۲۹ھش ۲۹ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۴

صورتِ حالات میرے قابو سے باہر ہے

جنرل میکارتھر کا اعلان

ٹوکیو۔ ۲۸ نومبر۔ آج کوریا میں جنگ کی تازہ ترین صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت چین کے ۲ لاکھ فوجی سپاہی جنگ کوریا میں شامل ہیں۔ وہ زیادہ تر شمال مغربی حصے میں لڑ رہے ہیں۔ اور حالات نے ایک ایسی شکل اختیار کر لی ہے جس پر قابو پالینا میرے بس کا روگ نہیں رہا۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۲۷ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رات بھر نیند نہیں آئی اور گلے میں زیادہ تکلیف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا فرماتے رہیں۔

لاہور۔ ۲۸ نومبر۔ نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج اچھی ہے۔ بلڈ پریشر ابھی قدرے زیادہ ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تصحیح

۲۸ نومبر کے پرچے میں صفحہ ۳ پر وکیل المال ثانی کے ایک اعلان میں سہو کتابت سے چھٹی سطر میں سے لفظ "مانند" رہ گیا ہے۔ اصل عبارت یوں ہے:۔

خدا تعالیٰ کا پیغام بیک وقت زمیندار کی مشعل کی بجائے کی مانند تمام ممالک میں پہنچایا جانا ضروری ہے۔ (ادارہ)

مجاہد سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ورود لاہور

لاہور۔ ۲۸ نومبر۔ مجاہد احمدیت مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مشرقی افریقہ کے مختلف ممالک میں بارہ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج شام پاکستان میل کے ذریعہ لاہور وارد ہوئے۔ ریلوے اسٹیشن پر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر قیادت بہت سے مقامی احباب نے آپکا استقبال کیا۔ آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر کہ نوجوان بیرونی ممالک میں پھیل جائیں اور وہاں کسب معاش کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی کریں ۱۹۳۸ء میں از خود مشرقی افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں پہنچنے کے چند سال بعد ۱۹۴۳ء میں آپ نے اپنی زندگی باقاعدہ طور پر خدمت دین کیلئے وقف کر دی ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۶ء تک آپ ابے سینیا اور برٹش سومالی لینڈ میں مقیم رہے۔ اس کے بعد آپ کو مشرقی افریقہ کے مرکزی مشن کے تحت کینیا میں بطور مبلغ لگا دیا گیا۔ آپ جمعرات کی صبح کو ربوہ تشریف لے جائیں گے۔

پاکستان و ہندوستان کے مابین جنگ نہ کرنے کے مجوزہ اعلان کے سلسلے میں خان لیاقت کی تمام مساعی ناکام ہو گئیں!

کراچی۔ ۲۸ نومبر۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے پاکستان و ہندوستان کے درمیان جنگ نہ کرنے کے مجوزہ اعلان کے سلسلے میں ناکامی کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان ہمیشہ امن کا متمنی رہا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساری دنیا سے خاص کر ہمسایہ ممالک سے جن میں ہندوستان کو پہلا درجہ حاصل ہے۔ دوستانہ تعلقات رہیں۔ اور اپنے ملک کی ایک ایک انچ زمین کی حفاظت کا مصمم ارادہ رکھنے کے باوجود وہ کسی قسم کے جارحانہ ارادے نہیں رکھتا۔ آپ نے کہا میں اس نظریئے کا دل سے قائل ہوں کہ دونوں ملکوں کے باہمی نزاعی مسائل کو سمجھوتے ہی سے حل کر لینا چاہیئے اور اس وقت تک کوئی اعلان کارآمد ثابت نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے پیچھے وہی جذبہ کارفرما نہ ہو۔ آپ نے کہا۔ پنڈت نہرو نے معاہدہ دہلی کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس کی کامیابی کی بھی صرف یہی ایک وجہ ہے۔ کہ اس کے متعلق عمل درآمد کے طریقے باقاعدہ سوچ بچار کے ساتھ طے کر لئے گئے تھے۔ اور متعین طریق کار کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ آپ نے کشمیر کے معاملے میں ہندوستان کی ہر معقول تجویز کو رد کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مثال کے طور پر کشمیر ہی کا سابقہ تجربہ لے لو۔ اقوام متحدہ کی ہر خواہش مصالحت کے باوجود پنڈت نہرو نے باقاعدہ اعلان کے باوجود آزادانہ استصواب سے متعلقہ ہر تجویز کو رد کر دیا۔ آپ نے کہا میرے نزدیک تو ہر نزاعی مسئلے کے فیصلے کے صرف تین ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ باہم بات چیت۔ مصالحت۔ اور بالآخر ثالثی۔ میں نے اپنی تجویزوں میں ان تینوں طریقوں کو شامل کر لیا تھا۔ آپ نے کہا۔ جوناگڑھ اور حیدرآباد کی ریاستوں پر قبضے کے معاملے کو پنڈت نہرو کا مردہ مسائل کہنا واقعات کے خلاف ہیں۔ یہ زندہ مسئلے ہیں۔ آپ نے کہا نہری پانی کے مسئلے کو پنڈت نہرو اب ٹیکنیکل مسائل کیلئے ٹربیونل کے سپرد کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ حالانکہ گزشتہ بین المملکتی اجلاس میں فیصلہ یہ تھا کہ ٹیکنیکل اختلافات کم اور بنیادی حقوق کا نزاع زیادہ ہے اور گو میں ابھی تک اس سے کاملاً متفق نہیں ہو سکا تاہم میں نے اس ٹربیونل کے طریق کار کا مسودہ طلب کیا ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ متروکہ املاک کا مسئلہ نہری پانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ ثانی الذکر کے سلجھنے کے بغیر زرعی زمینوں کی مالیت کا اندازہ لاحاصل ہے۔ آپ نے کہا سمجھوتے کا راستہ کھلا ہے اور میں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو اپنی ان کوششوں کے متعلق دوبارہ غور کرنے کے لئے کراچی آنے کی دعوت بھی دی ہے۔ جسے انہوں نے قبول بھی کر لیا ہے۔

نزدیک و دور سے

لنڈن۔ ۲۸ نومبر۔ منصوبۂ کولمبو کے متعلق رپورٹ واشنگٹن میں محکمۂ خارجہ کو پیش کر دی گئی۔ واشنگٹن اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی ۵۵ کروڑ آبادی میں اضافہ کی موجودہ رفتار آئندہ بیس سالوں میں اس آبادی کو ۷۲ کروڑ تک بڑھا دے گی اور اگر ایک بڑے سیاسی خلا کو نمودار ہونے سے روکنا مقصود ہے تو اس علاقے کی اقتصادی حالت کی اصلاح و ترقی کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔ (داسٹار)

لاہور۔ ۲۸ نومبر۔ کل سید ہادی علی شاہ ڈپٹی کمشنر کے ہاں ایک دعوت استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار ابراہیم نے کہا کشمیر کے لئے جنگ شروع کرنے کا نادر موقع اب ہی ہے بعد میں اس کے نتائج اچھے ثابت نہ ہوں گے۔

کراچی۔ ۲۸ نومبر۔ حکومت پاکستان نے حال ہی میں بعض احباب کو نارک وطن قرار دینے پر ایک احتجاجی مراسلے میں لکھا ہے۔ کہ یہ اس مفاہمت سے پہلو تہی کے مترادف ہے۔ جو اس سلسلے میں دونوں ملکوں میں ہو چکی ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۸ نومبر۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس میں سب سے زیادہ زور کمیونزم کے مقابلے میں متحدہ دفاع کے قیام پر زور دیا جائے گا۔ لہذا پنڈت نہرو اپنے وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔

لیک سکسیس۔ ۲۸ نومبر۔ چین کی جمہوریہ کے مندوبین نے کل سلامتی کونسل کے اجلاسوں میں پہلی دفعہ شرکت کی۔ (سٹار)

نئی دہلی۔ ۲۸ نومبر۔ کل سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے حکومت برطانیہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ نیپال کی ہندو سامراجی حکومت کو اپنے بعض مخصوص مفادات کی وجہ سے برقرار رکھنا چاہتی ہے۔

سرگودھا۔ ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے سابق وزیر اعظم سر خضر حیات ٹوانہ نے پنجاب کی سیاسیات میں دوبارہ حصہ لینے کی غرض سے چھاؤنی شاہ پور حلقے سے کھڑے ہونے ... کیا ہے۔

ایک بااختیار اقتصادی کونسل کا قیام

خان لیاقت صدر ہوں گے

کراچی۔ ۲۸ نومبر۔ حکومت پاکستان نے مسٹر لیاقت علی خان کی صدارت میں کولمبو کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق جو جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کی اقتصادی و سماجی بہبودی کے لئے کئے گئے تھے۔ ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک بااختیار اقتصادی کونسل کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ایک چھ سالہ سکیم تیار کر لی گئی ہے۔ اس کونسل کو افسروں، ماہروں اور مشیروں کے تقرر وغیرہ کا اختیار حاصل ہوگا۔ تمام منصوبوں پر دو ارب ۶۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ پہلے نمبر پر فوقیت بجلی کی سکیموں کو ملے گی جن میں چار گنا اور کوئلے کی پیداوار میں دس گنا اضافہ ہوگا۔ ریلوں کی توسیع وغیرہ کے سلسلے میں ۱۷۰ نئے انجن۔ ۱۹۵۰ ڈبے ۱۰۰۰ مال گاڑیاں اور ۲۹ لاکھ سلیپر خرید کئے جائیں گے۔ چاٹگام کی بندرگاہ پر ۱۳ کروڑ مزید خرچ کیا جائے گا۔

انٹر یونیورسٹی بورڈ کا اہم فیصلہ

لاہور۔ ۲۸ نومبر۔ آج انٹر یونیورسٹی بورڈ کا دو روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ بورڈ نے فیصلہ کیا۔ کہ بیرونی یونیورسٹیوں سے اساتذہ اور طلبہ کا تبادلہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں خاص کر مصر اور ترکی کی یونیورسٹیوں کے نام تجویز ہوئے۔

ایک غلط خبر — کی تردید

لاہور۔ ۲۸ نومبر۔ حکومت پنجاب کے ایک سرکاری اعلان میں ایک انگریزی اخبار کی اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ ضلع شیخوپورہ میں سیلاب زدہ نہروں کی مرمت کے لئے فوجی حکام نے ملحقہ دیہات کے ذی اثر اشخاص کی معرفت جنہیں پولیس کی حمایت حاصل تھی مزدور حاصل کئے اور انہیں صرف چودہ آنے اجرت پر مقرر کیا گیا اعلان میں کہا گیا کہ مزدوروں کا مہیا کرنا ڈپٹی کمشنر کا کام ہے فوج کے حکام کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور اجرت کام کی پیمائش کے مطابق دی جاتی ہے۔

تارا سنگھ کو رہا کر دو

جالندھر۔ ۲۸ نومبر۔ مشرقی پنجاب ہائی کورٹ کی ڈویژنل بنچ نے حکم دیا ہے کہ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو فوراً رہا کر دیا جائے۔

حیدرآباد دکن۔ ۲۸ نومبر۔ حیدرآباد ہائیکورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ سید قاسم رضوی کی اپیل کے فیصلے تک عمر قید کی سزا ملتوی رکھی جائے۔

۲۹ ہزار کے عطیات

لاہور۔ ۲۸ نومبر۔ ۲۷ نومبر تک پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب پراونشل برانچ نے پنجاب ریڈ کراس امدادی فنڈ کے لئے ۲۹۰۷۳ روپے کے عطیات وصول کئے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ...

روزنامہ الفضل لاہور
۲۹ نومبر ۱۹۵۰ء

تم مچھر کو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب کوئی مولوی صاحب مسلمانوں میں اپنا کھویا ہوا اعتماد جس کو اب وہ کسی طرح حاصل نہیں کر سکتے دوبارہ قائم کرنا چاہتے ہیں اور اخبار نکالتے ہیں تو چونکہ ان کے پاس اپنا کوئی کام قوم کو دکھانے کے لئے نہیں ہوتا اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ باوجود ان کی انتہائی مخالفت کے صرف اپنے کام کی وجہ سے مسلمانوں میں اعتماد حاصل کرتی چلی جا رہی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اس سے بہتر کام کر کے دکھائیں ان کی ماؤف ذہنیت کو سہل ترین راستہ یہی نظر آتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں سے پہلے "مرزائیت" کا اعتماد دھو لیں تاکہ جب عوام کے دل کی تختیاں صاف ہو جائیں تو پھر وہ اپنے اعتماد کے نقش و نگار اس پر لکھ سکیں۔ مگر چونکہ سمجھدار لوگ ان کی اس چال میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے وہ ان پڑھ سادہ دل مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے احمدیت کے خلاف افترائیں۔ جھوٹ اور سرتاپا خود ساختہ افسانے گھڑ گھڑ کر چھاپنے شروع کر دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ اپنی اخبارات میں لکھ رہے ہیں عدل و انصاف سے بعید ہے مگر مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق جو کچھ قلم کی نوک پر آتا ہے کاغذ پر گھسیٹ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا کام کیا ہے

احمدیت کے ظہور کے بعد اب تک ہزاروں ایسے بلبلے اٹھے جنہوں نے چند دن کے لئے اپنے فانی اور مٹ جانے والی قوس قزاحی رنگ آمیزیوں سے عوام کی نظروں کو ہرا ہی ہرا دکھانے کی کوشش کی مگر ہوا کی ذرا ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں اور فضا میں ایسے گم ہوئے ہیں کہ اب بڑی سے بڑی طاقت والی خوردبین سے بھی ان کا کوئی ریزہ ایسا دکھائی نہیں دیتا کہ جو ان کی ہستی کا پتہ ہی دے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ صابن کے بلبلے جب اٹھے تو اپنی ضخامت میں بہت بڑے بڑے نظر آتے تھے۔ مگر جب پھیٹے تو چونکہ اندر ہوا ہی ہوا بھری تھی ساتھ ہی وہ قطرۂ آب بھی ہوا گیا۔ جس کے بل بوتے پر وہ پھول رہے تھے سے

ہم تو ڈوبے تھے صنم تم کو بھی لے ڈوبینگے

ہفت روزہ "الاعتصام" گوجرانوالہ جو اہل حدیث کے مذہبی فرقہ کا ترجمان ہے اور جو شاید مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار "اہلحدیث" کا جانشین بننا چاہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ "اہل حدیث" اپنے نئے جنم میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اس نے بھی اپنے فروغ کی صورت یہی دیکھی ہے کہ "احمدیت" پر جارحانہ حملے کئے جائیں خواہ وہ حملے کھوکھلے ہی ثابت ہوں مگر اس کا خیال ہے کہ "زمیندار" کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت پر گند اچھالنے سے ضرور کچھ نہ کچھ بکری میں اضافہ ہو جاتا ہے اسلئے اس آزمودہ اور سہل ترین نسخہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے اپنے پہلے پرچے سے لے کر آج تک بیسیوں صفحات "احمدیت" کے خلاف اس جوش میں سیاہ کر ڈالے کہ شاید "زمیندار" کی طرح الاعتصام بھی عوام میں دلعزیز ہو جائے اور وارے نیارے ہو جائیں لیکن بقول مومن ع

کو آب و تاب سے الاعتصام اور دوسرے مسلمان کہلانیوالے اخبارات میں چوکھٹوں میں شائع کریں تو بھلا یہ بھی کوئی ایسی بات ہے جسکا گلہ کرنیکی احمدیوں کو اجازت ہونی چاہیئے۔ ہاں اگر

اسلئے وہ شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کیساتھ اپنے اس الزام کو مؤثر ترین بنانے کے لئے جناب "ابو نواس" کے قلم سے فرماتے ہیں۔

مدت سے مدیر "الفضل" اور ان کے ساتھی لنگر لنگوٹے کس کر مختلف اسلامی جماعتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ (الاعتصام ۲۴ نومبر ۵۰ء)

اوروں کو تو خیر جانے دیجئے اس سے گویا یہ باور کرانا مقصود ہے کہ اہل حدیث بیچارے تو بالکل خاموش ہیں وہ تو کبھی احمدیت کے خلاف بولتے ہی نہیں الفضل انکو پے بہ پے بلاوجہ کچوکے لگاتا ہے تو ناچار ان کو الاعتصام کے ذریعہ پانی میں بھنتے ہوئے کوئلہ کی طرح صدا اٹھانی پڑتی ہے۔ کیونکہ وقت لاچاری ہر کوئی نالہ سے مجبور ہوتا ہے۔ اہل حدیث اگر خود کانفرنسیں کر کے اور احراریوں کی کانفرنسوں میں شامل ہو ہو کر اور سارے جہان کے مسلمان کہلانیوالے شیعہ سنی۔ اہل حدیث۔ اہل قرآن اہل شرک وغیرہ ھم کے ساتھ گٹھ جوڑ کر احمدیوں کو حکومت سے اقلیت قرار دلانے کے ریزولیوشن پاس کریں اور ان

حکومت احمدیوں کو مرتد اور واجب القتل قرار دیکر امرائے کابل کی طرح بازار کے چوکوں میں ناف تک گڑھوا کر اہل حدیث علماء سے فتوی دے کر عوام سے سنگسار کروائے۔ تو البتہ پھر شائد کوئی وجہ بھی ہو۔ مگر احمدیوں کو گلہ کرنا تو پھر بھی [illegible] ان کو تو ناز کرنا چاہیئے کہ ان کے [illegible] پہلا اور بڑا رواداری کا اصول [illegible] پاکستان کی چار دانگ عالم میں ہوا بندھ جاتی [illegible] حکومت قائم کرنیوالا کوئی ملک ہو تو ایسا ہو۔ [illegible] الاعتصام نے کیا کہا ہے۔ صرف چند بار حکومت کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہل حدیث کی خود ساختہ [illegible] پر عمل کرنے کے لئے اکسایا ہے بھلا یہ بھی کچھ کہنا ہے جسکا گلہ الفضل کو ہونا چاہیئے تھا اور اسکو اہلحدیث جیسی نائب [illegible] کے خلاف کچھ لکھنے کی ضرورت تھی؟ احمدیوں [illegible] جان دی دی ہوئی اسی کی تھی۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اور اسکے مقابلہ میں اسلام اور پاکستان کو جو فائدہ پہنچتا ہے اسکو بھی تو خیال کرو۔ اسلام کا تو تمام دنیا میں نام روشن ہو جائیگا کہ اس سے بڑھ کر لا اکراہ فی الدین کہنیوالا کوئی دین دنیا میں موجود نہیں اور ساری دنیا کے کافر اور مسلمان پاکستان کی حکومت کو دعوت دینگے کہ آؤ ایسی ہی شاندار حکومت ہمارے ملک میں بھی آکر قائم کرو۔ الاعتصام کے مولوی "ابو نواس" صاحب لکھتے ہیں:-

آجکل یہ لوگ (احمدی) تین جماعتوں کی مخالفت کے دھندے میں لگے ہوئے ہیں۔ جماعت الحدیث جماعت اسلامی مجلس احرار یہ ان کو کیا کہہ رہے ہیں یہ نہیں معلوم (منہ)

"یہ نہیں معلوم" کی بھی ایک ہی رہی ع

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا؟

مولوی "ابو نواس" صاحب کیا یہ آپ کے ضمیر کی آواز ہے؟ آخر اتنا ہی بتائیے کہ آپ کس کو بہکانا چاہتے ہیں؟ بہکانے کے لئے بھی کچھ ابہام کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے تو "دزدے بکف چراغ" والی مثال کو بھی شرمندہ کر دیا ہے۔

بیشک بیشک احمدی ہی ان تینوں جماعتوں کی مخالفت کر رہے ہیں اور وہ کچھ بھی نہیں کہہ رہیں ورنہ آپ کو ضرور معلوم ہوتا۔ اصل میں تو یہ بیچاری تینوں جماعتیں بیرونی ملکوں میں اسلام کے "احمدیہ مشن" کھولنے میں مصروف ہیں اور مشن کھول کھول کر "جماعت احمدیہ" کے نام منسوب کرتی چلی جاتی ہیں۔ پھر یہ تینوں جماعتیں تو دنیا کی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر رہی ہیں اور سرورق پہ احمدیوں کے نام لکھ دیتی ہیں یہ بڑی تبلیغی جماعتیں ہیں ان کو تو تبلیغ اسلام سے ہی فرصت نہیں یہ احمدیوں کو کیا کہہ رہی ہیں؟ لیکن احمدی ان کو تبلیغ سے روکتے ہیں اے فقیہو ۔۔ اے مولویو! خدا سے ڈرو آخر ایک دن اسکے سامنے تمہیں حاضر ہونا ہے اسوقت کیا جواب دو گے؟ سوچو تو سہی کیا مسیح علیہ السلام کا یہ قول تم پر بھی تو حرف بحرف چسپاں نہیں ہوتا؟ "تم مچھر کو تو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو"۔ (باقی)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنائے

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے
(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے
(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔
(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے
(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے
(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپ کو بڑا امیر سمجھتے ہیں
(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے
(۸) اب سولہویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپکی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے
(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بے کار ہو رہے ہیں مرکز معطل ہو رہا ہے۔
(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو
(۱۱) تحریک جدید کے سولہویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں
(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا اب کہ میں بیمار و کمزور ہوں آپکا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر بھیرہ

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

فرمایا:-

......" بھیرہ بھیرہ والوں کے لئے مٹی اینٹوں اور گارے کا بنا ہوا ایک شہر ہے مگر وہ میرے لئے میرے شفیق استاد کا مولد و مسکن ہے جس نے مجھے نہایت محبت کے ساتھ قرآن کریم اور بخاری کا ترجمہ پڑھایا۔ بھیرہ بھیرہ والوں کے لئے شاید اس لئے عزیز ہو کہ انہوں نے بھیرہ کی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا۔ لیکن میرے لئے اس لئے باعث کشش و محبت ہے کہ میں نے اسی خطۂ زمین کے ایک مقدس شخص کی زبان سے قرآن کے معارف کا دودھ پیا۔"

روانگی

جیسا کہ حضور نے بھیرہ کی جماعت سے خطاب کرتے وقت فرمایا حضور کی ایک ربع صدی سے زائد عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ حضور کبھی اپنے شفیق استاد حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وطن مالوف میں تشریف لے جائیں۔ چنانچہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وقت اور عدیم الفرصتی نے ٹھیک ۲۸ سال بعد اس تاریخی سفر کے لئے گنجائشیں نکالیں اور حضور ۲۶ ماہ رواں (نومبر) کی صبح کو ۷ بجکر ۱۰ منٹ پر ربوہ سے بذریعہ کار سوئے بھیرہ روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ کا قافلہ ۵ کاروں اور ایک بس پر مشتمل تھا۔ جس میں بھیرہ کی جماعت کے اکابر کے علاوہ (جو استقبال و راہ نمائی کی غرض سے آئے ہوئے تھے) صدر انجمن احمدیہ کے ناظر۔ تحریک جدید کے وکلاء۔

جامعہ احمدیہ۔ جامعۃ المبشرین۔ مدرسہ احمدیہ اور احمدیہ ہائی سکول چنیوٹ کے اساتذہ اور دیگر اکابر سلسلہ تھے۔ ویسے ربوہ ہی سے ۲۶ ہی کو صبح ۶ بجے بھی ایک بس سید داؤد احمد سلمہ کی قیادت میں چھوٹ چکی تھی۔ جس میں کم و بیش چالیس کے قریب دلدادگان احمدیت تھے۔ ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادگان بھی تھے۔ خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر ارکان بھی اور جامعہ احمدیہ۔ جامعۃ المبشرین اور مدرسہ احمدیہ کے بعض طلبہ بھی

حضور کی قیادت میں چلا ہوا قافلہ ۸ بجے کے لگ بھگ سرگودہا میں امیر جماعت ہائے احمدیہ سرگودھا مرزا عبدالحق ایڈووکیٹ کے مکان پر پہنچا۔ مرزا صاحب موصوف نے حضور اور دیگر ارکان قافلہ کو چائے دی اور پھر اس ناشتے کے بعد ۹ بجکر ۵ منٹ پر بھیرہ جانے کے لئے بھلوال کی طرف روانہ ہوا۔ لیکن ابھی ۲۵ میل کے قریب ہی سفر طے ہوا ہوگا کہ نہر کے ایک پل کے قریب ہی جو سڑک کو کاٹتی ہوئی گزر رہی تھی ملک صاحب خان صاحب نون مع رفقاء کار سڑک پر آڑے ترچھے کھڑے ہو کر راستہ روکے ہوئے نظر آئے۔ اور حضور کی کار کے ٹھہرتے ہی اپنے گاؤں فتح آباد چلنے کے لئے کچھ اس خلوص

لجاجت کے ساتھ التجا کی کہ حضور اس تاریخی سفر کی مبارک ساعتوں میں سے چند لمحے فتح آباد کے لئے قربان کر دینے پر آمادہ ہو گئے۔ یہاں سے قافلے کے دو حصے ہو گئے۔ بس اور ایک کار تو سیدھی بھیرہ پہنچی اور تین کاریں فتح آباد پہونچیں۔ یہاں حضور نے کوئی بیس منٹ کے قریب آرام فرمایا۔

بھیرے والوں پر بھی اپنے وطن کی عظمت کا انکشاف شاید آج ہی ہوا تھا کہ ان کی وطن کی زمین میں کیسا بے بہا نگینہ پیدا ہوا تھا۔ جس کی آب و تاب دیکھنے کے لئے مصلح موعود ایدہ اللہ جیسا جلیل القدر خلیفہ آرہا تھا لیکن یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس احساس کو بھی (جو گو دیر کے بعد پیدا ہوا) انہوں نے یونہی نہیں جانے دیا اور اس قیمتی ساعت کا خوب خوب ہی فائدہ اٹھایا۔ کیونکہ ہماری کاریں اور بسیں جونہی شہر میں داخل ہوئیں یوں دکھائی دیتا تھا۔ جیسے سارے کا سارا بھیرہ ہی خیر مقدم کے لئے لپک پڑا ہو۔ ہم جدھر سے بھی گزرے سڑکوں۔ گلیوں اور راستوں کے دونوں طرف لوگ پرے کے پرے جمائے کھڑے تھے اور محمود ایدہ اللہ کی زیارت کے شیدائی پروانہ وار گرتے پڑتے نظر آئے۔ بھیرہ جا کر معلوم ہوا کہ بیسیوں طلباء جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے جیبے اپنے ذرائع سے یہاں پہنچ چکے تھے۔ اور آس پاس کی جماعتوں کے احباب بکثرت اس تقریب میں شرکت کی برکت حاصل کرنے کے لئے صبح ہی سے موجود تھے۔

خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مکانات

حضور کار سے اترتے ہی سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے آبائی مکان میں تشریف لے گئے۔ جس کا بیشتر حصہ پہلے ہی مسجد پر مشتمل تھا۔ اور جس کے باقی حصے اب بھی تمام مسجد ہی کے نام وقف ہیں

اسی مکان کے ایک کونے میں احباب جماعت نے حضور کو کرم دین نامی تنور والے کی رہائش گاہ بھی دکھائی جس کو اللہ تعالیٰ نے غیر احمدی ہونے کے باوجود محض حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی محبت اور عظمت کی وجہ سے تعصب و تنفر کے اس تند و تیز جھکڑوں میں ثابت قدم رہنے کی توفیق دی تھی۔ جب احمدیت کی قبولیت کا سن کر سارے بھیرہ والوں نے حضور کا مجلسی اور تمدنی بائیکاٹ کر دیا تھا۔ اور باقی سب تنور والوں نے روٹی تک پکانے سے انکار کر دیا تھا۔ کرم دین نے ہر قسم کے لالچ اور رعب و داب کی پروا نہ کرتے ہوئے حضور سے بائیکاٹ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حضور نے بھی اس کے اس اقدام کی قدر کی اور اسکو اپنے آبائی مکان کا ایک حصہ دے دیا۔ جس میں اس کے خاندان کے بعض لوگ اب بھی رہتے ہیں۔ اس واقعہ کا دوہرانا تھا کہ حضور کی آنکھوں میں وہ زمانہ پھر گیا۔ اور آپ نے خواہش کی کہ گو اس کا لڑکا غیر احمدی ہی ہے۔ لیکن اس سے کہا جائے کہ وہ میرے لئے بھی روٹی اپنے ہاتھ سے پکائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ایسا ہی ہوا ایدہ احمدیت کے اس جلیل القدر خلیفے نے اسی کرم دین کے بیٹے غلام احمد کے ہاتھ سے پکی ہوئی روٹی کھائی۔ جس کے باپ نے کبھی احمدیت کے شیدائی اور آپ کے شفیق استاد سے مصائب کے دور میں وفا کی۔

حضور دیر تک مسجد نور میں کھڑے ہو کر حضرت مولوی صاحب کے خاندانی حالات، جائداد اور اوائل زندگی کے واقعات کے متعلق عمر رسیدہ احباب جماعت احمدیہ بھیرہ سے دریافت فرماتے رہے۔ پھر اسی مسجد میں دو نفل شکرانے کے ادا فرمائے۔ پھر امیر جماعت مقامی کی استدعا پر مسجد میں سنگ مرمر کا ایک "یادگار کتبہ" نصب فرمایا جس پر حضور ایدہ اللہ کی بھیرہ میں تشریف آوری کا ذکر تھا۔ اور اس کے بعد دعا فرمائی۔ مکانات کے ملاحظہ کے بعد حضور حضرت مولوی صاحب کا مطب دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جو اب رہائشی مکانات میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔ مکان سے مطب تک جانا بھی معنے رکھتا تھا بچے بوڑھے جوان پروانوں کی طرح گرے پڑتے تھے مستورات دورویہ چھتوں پر سے پھول اور ہار برسا رہی تھیں۔ راستے پر مختلف موڑوں پر دروازے نصب تھے جن پر سنہری حروف میں اھلاً و سھلاً و مرحباً لکھا ہوا تھا اور فضا ہر دو منٹ کے بعد "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" "حضرت امیر المومنین زندہ باد" کے پُر جوش نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ الغرض ایک عجیب بابرکت سماں تھا جس نے عقیدتوں کو پر لگا دیئے تھے

مطب کے بعد حضور محمد افضل صاحب پراچہ کے مکان پر تشریف لے آئے۔ یہیں سب نے جماعت کی طرف سے دیا ہوا کھانا کھایا۔ اور حضور نے تھوڑی دیر تک آرام فرمایا۔ یہ آرام محض بیٹھنے تک ہی محدود تھا۔ کیونکہ اس دوران میں بھی حضور سے تعارف کا سلسلہ جاری رہا اور حضور بھیرہ اور بھیرہ والوں کے متعلق استفسارات میں مصروف رہے۔

ظہر کی نماز کے لئے حضور جماعت احمدیہ بھیرہ کی دوسری مسجد میں تشریف لے گئے۔ جو ۱۹۲۱ء میں تعمیر ہوئی ہے۔ اور یہیں ظہر و عصر کے بعد حضور نے جماعت کو خطاب فرمایا۔ نمازوں کے معاً بعد امیر جماعت مقامی کی استدعا پر پہلے آپ نے ایک سنگ یادگار اس مسجد میں نصب فرمایا۔ اور پھر دعا کے بعد برسر منبر تشریف لے آئے۔

احباب جماعت سے خطاب

حافظ مبارک احمد صاحب نے تلاوت کلام کی اور جناب ثاقب زیروی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نعت پڑھی۔ جس کے بعد حضور نے جماعت کو ۵ منٹ کم دو گھنٹے تک خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں جہاں حضور نے آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض زریں پہلوؤں پر نہایت محبت بھرے انداز میں روشنی ڈالی۔ وہاں جماعت کو تبلیغ کو مؤثر ترین بنانے کے لئے بعض ہدایات فرمائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے مثالیں دے دے کر بتایا کہ کس طرح آپ کی تبلیغ میں تکرار و اصرار کی بجائے محبت۔ احسان عفو اور درگزر کا پہلو نمایاں ہوتا تھا۔ جب تک آپ برسر اقتدار نہ آئے تھے آپ نے انتہائی درد و کرب سے تبلیغ کی۔ مظالم کو انتہائی پامردی اور صبر سے برداشت کیا۔ اور جب خدا تعالےٰ نے اقتدار کی نعمت عطا کی تو عفو و درگزر اور احسان سے تبلیغ کرنا شروع کی۔ اس حصہ تقریر میں حضور نے عکرمہؓ۔ خالدبن ولیدؓ۔ اور عمروبن عاصؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کے ایمان کے واقعات بیان فرمائے۔ کہ کس طرح ان کے دلوں سے تنفر کی سیاہی دُھلی اور شمع ایمانی روشن ہوگئی۔ جس نے ان کی اسلام سے محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عقیدت کو دہ چند کر دیا۔ آپ نے فرمایا تبلیغ کرتے وقت اگر دشمن پتھر برساتے ہیں۔ تو یہ محض اس غلط فہمی کی بنا پر ہے۔ جو ہم ان کے دلوں سے دور نہیں کر سکے۔ وہ ہم پر اس قسم کے مظالم کرتے وقت الزام لگاتے ہیں کہ گویا نعوذ باللہ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرتے ہیں جو صحیح نہیں۔ اگر ہم انہیں یقین دلادیں کہ توہین تو ایک طرف رہی۔ ہم جیسی محبت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خود ان کے دلوں میں بھی موجود نہیں۔ تو ان کی نفرت فوراً محبت سے تبدیل ہو جائے گی۔ اور وہ آپ سے دور بھاگنے کی بجائے آپ سے لپٹنے لگیں گے۔ حضور نے فرمایا۔ یہ تو مقام مسرت ہے کہ آپ

کو دکھ دینے والا بھی دراصل ایک طریقے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی کا اظہار کرتا ہے۔ گویا وہ بھی اسی شمع کا پروانہ ہے جس کے آپ والہ و شیدائی ہیں۔

اگر ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جس شخص کے نام پر وہ گالیاں دیتے ہیں اس کا تو نعرہ یہی تھا کہ

خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

تو یہ تعصب فوراً بدل بہ عشق ہو سکتا ہے۔ پس درد و کرب سے دعائیں کرو۔ کہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے اور انسانیت کی جو دبی آگ میرے آقا و مولا کی اس قسم کے دلوں میں ابھی تک سلگ رہی ہے۔ اسکو سلگادو۔ اسے ہوا دو۔ حتیٰ کہ

یہ بھڑک اٹھے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عشق تیز تر ہو جائے۔ پھر وہ خود بخود ہماری طرف آنا شروع کر دیں گے۔

بھیرے سے روحانی وجسمانی تعلق

تقریر کے شروع میں آپ نے فرمایا۔ بھیرہ والوں کے لئے تو بھیرہ صرف اینٹوں، چونے اور گارے کا بنا ہوا ایک شہر ہے۔ لیکن میرے لئے وہ اس کے علاوہ مولد و مسکن ہے میرے شفیق استاد کا جس نے مجھے نہایت محبت کے ساتھ قرآن کریم اور بخاری کا ترجمہ پڑھایا۔ پھر بھیرہ والوں کے لئے شاید اس لئے عزیز ہو کہ انہوں نے بھیرہ کی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا۔ لیکن میرے لئے اس لئے باعثِ محبت وکشش ہے کہ میں نے اس خطۂ زمین کے ایک مقدس شخص کی زبان سے قرآن کے معارف کا دودھ پیا۔ اس کے علاوہ میرا ایک جسمانی تعلق بھی بھیرہ سے ہے کہ میری دوسری بیوی امۃ الحی مرحومہ اس بھیرے سے متعلق تھیں اور حضرت مولوی صاحبؓ کی صاحبزادی تھیں۔ میں اپنی زندگی میں ہمیشہ انہیں کہا کرتا تھا کہ میں تمہیں بھیرہ لے جاؤں گا اور پھر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مکانات وغیرہ دیکھیں گے۔ لیکن یہ خواہش ایک ربع صدی سے زائد عرصہ تک شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکی۔ اور آج جب مجھے یہاں آنے کی توفیق ملی تو وہ عورت اس جہان میں موجود نہیں ہے جس سے میں نے وعدہ کیا۔ یہی وجہ تھی کہ میں جونہی اس قصبے میں داخل ہوگیا۔ مجھے وہ تمام باتیں یاد آگئیں اور میرے دل کا وہ زخم ہرا سا ہو گیا

تقریر کے آخر میں حضور نے فرمایا۔ اگر خدا تعالےٰ کے راستے میں پتھر کھا کر کسی کی جان نکل جائے تو اس سے زیادہ قابلِ فخر موت اور کیسے آسکتی ہے۔ پس ان لوگوں کو احمدیت کا حقیقی نور دکھاؤ۔ ان کی غلط فہمیوں کو محبت سے دور کرو اور ان کے لئے اخلاص اور حقیقی تڑپ کے ساتھ دعائیں کرو یہاں تک کہ ان کے دل میں محبت رسول اکرم کی یہ دبی دبی سی چنگاری شعلوں میں بھڑک اٹھے۔ پھر یہ ہماری طرف پھینکے جانے والے خود انہی پتھروں کو اپنے اوپر قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے انشاء اللہ

جماعت کی طرف سے سپاسنامہ

تقریر سے پہلے جماعت احمدیہ بھیرہ کی طرف سے مخدوم محمد ایوب صاحب نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کے بعض اہم اقتباس درج ذیل ہیں۔

سیدنا۔ اللہ تعالےٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ ہم عاجزوں کی ۲۸ سال قبل کی درخواست کو حضور نے باوجود علالت۔ قلت وقت اور کثرت مشاغل شرفِ قبولیت بخشا۔ حضور کی تشریف آوری اس شہر کی تاریخ میں ایک شاندار یادگار رہے گی۔ اللہ تعالےٰ سے ہمارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے موجب برکات کرے۔

حضور ہمارے اس شہر کو ہندوستان کی تاریخ میں اہمیت حاصل رہی ہے۔ اب اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ سے تاریخِ عالم میں کہیں زیادہ اہمیت حاصل ہوگی۔

چند صدیاں پیشتر اس شہر کے باشندوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام سلطان محمود غزنوی فاتح ہندوستان کو خراج ادا کیا اور اس کے سامنے سر جھکایا۔ آج پھر ہم سردارِ دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی ایک اور غلام روحانی دنیا کے بادشاہ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو جس نے تمام عالم کے قلوب کو فتح کرنے کا عزم صمیم کیا ہوا ہے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے احکم الحاکمین کے حضور سجداتِ شکر بجالا رہے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ!

اس محمود کے ذریعے سے اس سرزمین میں غلبہ اسلام ہوا اور اس محمود کے ذریعے سے دنیا کے کناروں تک غلبہ اسلام ہوگا۔

سیدنا اس سرزمین سے روحانی آسمان کا وہ چمکتا ہوا ستارہ نمودار ہوا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے روحانی بھائی۔ مخلص دوست اور اخویم مولوی نورالدینؓ کے الفاظ سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا۔ ان کا نام نورِ اخلاص کی طرح نوردین ہے اور پھر ایک ایسا قابلِ فخر خطاب عطا فرمایا جو تاریخ سلسلہ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جایا کرے گا ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

اللہ تعالےٰ نے اس پاک انسان کے بھیرہ والے رہائشی مکان کو بھی برکت بخشی اور اب وہاں مسجد نور آباد ہے۔ جس میں پانچوں وقت اللہ تعالےٰ کا نام بلند کیا جاتا ہے اس وقت بھیرہ میں تقریباً چار صد افراد کی جماعت ہے جس میں اکثر نوجوانوں نے خدمت دین اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں اور حضور کی تشریف آوری ایک اور لحاظ سے بھی باعثِ مسرت ہے کہ حضور کا بھیرہ کے ساتھ مہری تعلق ہے۔ یعنی حضور کے حرم ثانی حضرت امۃ الحی صاحبہ مرحوم و مغفور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں

چائے میں شرکت

جلسہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اس چائے میں شریک ہوئے۔ جس کا اہتمام آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں میاں فضل الرحمٰن۔ محمد اقبال پراچہ نے کیا تھا۔ اس تقریب میں کوئی ڈیڑھ سو سے زائد احمدی و غیر احمدی معززین مدعو تھے۔ چائے کے اختتام پر بعض غیر احمدی احباب کی فرمائش پر حضور کی اجازت سے جناب ثاقب زیروی نے اپنی نظم "میرا جواب" سنائی۔ حضور سے بعض غیر احمدی اکابر کا تعارف کرایا گیا۔ اور ان تمام تقاریب کے بخیر و خوبی انجام پا جانے کے بعد بھیرہ سے چلا ہوا یہ قافلہ حضور کی قیادت میں شام کو چھ بجکر ۴۰ منٹ پر پھر سوئے ربوہ روانہ ہو گیا۔ راقم الحروف نے اپنی بساط بھر اور بقدر ظرف الفضل ان بابرکت تقاریب کا ذکر کرنے کی جرأت کی ہے۔ لیکن حق تو یہ ہے کہ اس کا اندازہ پڑھنے والی آنکھ کی بجائے صرف دیکھنے والی آنکھ ہی کر سکتی تھی۔

۲۰ر نومبر کی صبح سے لے کر شام تک بلکہ رات کے دس بجے تک امیر جماعت احمدیہ سرگودہا مرزا عبدالحق اور میاں محمد اقبال صاحب پراچہ حضور کے ساتھ رہے۔ اور بھیرہ کے انتظامات کی نگرانی کی۔ بیرون سرگودہا سے شریک تقاریب ہونے والوں میں شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ چوہدری انور حسین امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور اور چوہدری مقبول احمد ڈسٹرکٹ انجنیئر۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد سلمہ کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) حضرت مولوی سید عبدالمنعم صاحب بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ بہت بیمار ہیں اور حالات تشویشناک ہیں۔ جملہ بزرگان اور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید غلام احمد احمدی کٹکی (۲) عزیزم شیخ محمود احمد صاحب ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن لالہ موسیٰ ایک عرصہ سے بدستور بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں خاکسار بشیر احمد کارکن دارالقضاء ربوہ (۳) خاکسار کا بھائی رشید احمد عرصہ پانچ چھ ماہ سے سخت بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد سٹیٹ سندھ (۴) خاکسار کا چھوٹا لڑکا محمد ارشاد بشیر متعلم جماعت دوم مدرسہ احمدیہ احمد نگر سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ابراہیم ننگلی (۵) خاکسار کی اہلیہ چند دنوں سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ جمال الدین گل مینجر صداقت ریسٹورنٹ جودھامل روڈ لاہور

ولادت

اللہ تعالےٰ نے میرے بھائی جمعدار عبدالقیوم صاحب راولپنڈی (ابن بابو زیر محمد صاحب مرحوم) کو پہلی لڑکی عطا کی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے منصورہ نام تجویز فرمایا۔ احباب نومولود کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ [illegible]

ہمارا مذہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا مذہب جیسا کہ حضرت اقدس میرزا غلام احمدؑ مسیح موعود علیہ السلام خود اپنے الفاظ میں فرماتے ہیں یہ ہے :-

"زعشاقِ فرقان و پیغمبریم
بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کرکے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے . . . . .

غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی یقین رکھتے ہیں"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۹)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدی جماعت کو اپنی تاکیدی تعلیم میں حسب ذیل ہدایت فرمائی ہے :-

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا"

(کشتی نوح صفحہ ۱۰)

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے . . . . . نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول نہیں مگر محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال والے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ . . . . . نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کریم کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

پھر فرماتے ہیں :-

"التعلیم للجماعۃ"

"لَا یَدْخُلُ فِیْ جَمَاعَتِنَا اِلَّا الَّذِیْ دَخَلَ فِیْ دِیْنِ الْاِسْلَامِ وَاتَّبَعَ کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَنَ سَیِّدِنَا خَیْرِ الْاَنَامِ وَاٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ الرَّحِیْمِ وَبِالْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَالْجَنَّۃِ وَالْجَحِیْمِ وَیَعِدُ وَیُقِرُّ بِاَنَّہٗ لَنْ یَّبْتَغِیَ دِیْنًا غَیْرَ دِیْنِ الْاِسْلَامِ وَیَمُوْتُ عَلٰی ھٰذَا الدِّیْنِ دِیْنِ الْفِطْرَۃِ مُتَمَسِّکًا بِکِتَابِ اللّٰہِ الْعَلَّامِ وَیَعْمَلُ بِکُلِّ مَا ثَبَتَ مِنَ السُّنَّۃِ وَالْقُرْاٰنِ وَاِجْمَاعِ الصَّحَابَۃِ الْکِرَامِ وَمَنْ تَرَکَ ھٰذِہِ الثَّلٰثَۃَ فَقَدْ تَرَکَ نَفْسَہٗ فِی النَّارِ"

(مواہب الرحمان صفحہ ۹۶ ۱۹۰۳ء)

ترجمہ :- یعنی ہماری جماعت میں وہی داخل ہو سکتا ہے جو دین اسلام میں داخل ہو اور خدا تعالےٰ کی کتاب اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرے اور اللہ پر اور اس کے رسول کریم و رحیم پر ایمان لائے اور حشر و نشر اور جنت اور نار پر ایمان لائے اور وعدہ کرے اور اقرار کرے کہ وہ بجز اسلام کے کسی اور دین کو ہرگز اختیار نہ کرے گا اور مرے گا اسی دین پر جو دین فطرت ہے خدائے علیم کی کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے اور ہر اس چیز پر عمل کرتا رہے گا۔ جو سنت نبویؐ اور قرآن پاک سے اور صحابہ کرامؓ کے اجماع سے ثابت ہے اور جس نے بھی ان تینوں کو چھوڑا گویا اس نے اپنی جان کو آگ میں ڈال دیا۔

یہ ہمارا مذہب ہے مگر ہمارے دشمن غلط طور پر لوگوں کو دھوکہ اور فریب دے کر ہم سے جدا رکھنے کیلئے بہت سی غلط باتیں ہماری طرف منسوب کرتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ جو بات کبھی وہ ہمارے اوپر کے حوالوں کے خلاف پیش کرتے ہیں وہ ہم پر تہمت لگاتے ہیں اور اس میں سچائی بالکل نہیں ہوتی۔

غرض اصولی عقائد جو اوپر بیان ہوئے ہیں جو کہ اصل اسلام ہے۔ ان میں احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن ان بنیادی عقائد کے علاوہ بعض اور عقائد ہیں جو صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد علماء کے استنباط کا نتیجہ ہیں۔ اور جو عام طور پر مسلمانوں میں جاری ہیں۔ ان میں سے غلط عقائد کی اصلاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے جن میں سے بعض میں احمدی دوسرے مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں مثلاً :

ناسخ و منسوخ :- قرآن شریف کے متعلق دیگر مسلمانوں کا عام طور پر یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ ہے یہ مسئلہ ایسا ہے جس کے متعلق علماء سلف میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اکثر اس کے قائل ہیں اور بعض قائل ہی نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ آیات قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے اس کے قائل ہونے کو ضروری بھی ٹھہراتے ہیں۔ چنانچہ ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن سلامہ اپنے رسالہ ناسخ و منسوخ میں جو کتاب اسباب النزول کے حاشیہ پر درج ہے فرماتے ہیں :-

"وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ . . . . لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ نَاسِخٌ وَّمَنْسُوْخٌ وَھٰؤُلَآءِ قَوْمٌ عَنِ الْحَقِّ صُدُّوْا وَبِاِفْکِھِمْ عَنِ اللّٰہِ رُدُّوْا" (صفحہ ۲۶ مصری)

یعنی بعض لوگ ناسخ و منسوخ فی القرآن کے منکر ہیں اور یہ لوگ حق سے دور اور جناب الٰہی سے جھوٹ و افتراء کے سبب رد کئے گئے ہیں۔

ابو جعفر نحاس اپنی کتاب ناسخ و منسوخ میں لکھتے ہیں کہ ۳۳۸ھ تک کم از کم ۲۵ کتب اس مسئلہ کے متعلق تصنیف ہو چکی تھیں اور بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے تھے۔

ہمارا مسلک :- مگر ہمارا مسلک یہ ہے جو کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں درج ذیل کئے دیتے ہیں :-

(۱) "قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک لفظ یا ایک شعشہ تک کا دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ ہی کا کلام ہے اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں۔ اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حرف حرف گنے گئے ہوئے ہیں۔ وہ بباعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل و تحریف سے محفوظ ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۹)

(۲) "قرآن کریم کا ایک شعشہ یا ایک نقطہ منسوخ نہیں ہوگا" (نشان آسمانی)

(۳) "اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے"

دوسرا عقیدہ :- توہین انبیاء کا ہے جس میں بعض انبیاء علیہم السلام کو بعض گناہوں کا مرتکب خیال کیا جاتا ہے مثلاً کتابوں میں جھوٹ، زنا، چوری، بدنظری اور فریب وغیرہ بھی ہیں۔ اس کے زیادہ بیان کی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ اس زمانہ کے مصلح ربانی نے انبیاء کی پاکیزہ زندگی کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ آپ اپنی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۱۴ میں فرماتے ہیں :-

"بے شک اگر ہم خدا کے پاک نبیوں کو چور اور ڈاکو کہیں تو ہم چوروں اور ڈاکوؤں سے بڑھ کر بدتر ہیں۔ جن دلوں پر خدا کی کلام مقدس نازل ہوتی رہی ہے۔ اگر وہ دل مقدس نہیں تھے تو ناپاک کو پاک سے کیا نسبت تھی۔ یہ نہایت چالاکی ہے جو خدا کے ستودہ بندوں کی شان میں بیجا الفاظ بولے جائیں کیا افسوس کا مقام ہے کہ جو لوگ اپنی خودی سے ایک دم باہر نہیں نکلتے اور جھوٹا اپنی دنیا سے دیسی ربط بڑھاتی اور تعلق پیدا کئے کہ ان کے دلوں میں ہر دم دنیا ہی دنیا ہے۔ وہ خدا کے مقدس لوگوں کو حقیر سے یاد کریں۔

اے عزیز! نبیوں کا پاک اور کامل اور راستباز ہونا تسلیم کرو تا کہ وہ کتابیں بھی پاک ٹھہریں جو نبیوں پر نازل ہوئیں۔ ورنہ جن دلوں سے وہ کتابیں نکلی ہیں اگر وہ دل ہی پاک نہیں تو پھر کتابیں کیونکر پاک ہو سکتی ہیں؟ . . . . . اگر وہ لوگ چیدہ اور برگزیدہ اور خدا کے کامل وفادار بندے نہیں تھے تو گویا خدا پر بھی اعتراض ٹھہرا جو اس کو جوہر قابل کی شناخت نہیں۔ اور نعوذ باللہ یہ ماننا پڑا کہ خدا بھی بدوضع لوگوں کی طرح چوروں ڈاکوؤں سے ہی میل ملاپ رکھتا ہے۔ تم آپ ہی سوچو کہ جو لوگ خدا اور خلقت میں واسطہ ہیں اور جو آسمانی نوروں کو زمین پر پھیلانے والے ہیں وہ کامل چاہئیں یا ناقص اور راستباز چاہئیں یا دروغ گو"

تیسرا عقیدہ :- الہام الٰہی کا اس زمانہ میں بند ہونے کا ہے۔ عام مسلمان یہی یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس طرح پہلے اپنے بندوں کو کلام سے مشرف فرماتا تھا یہ عظیم الشان نعمت اب انسانوں کو نہیں مل سکتی۔ اس زمانہ کے مصلح و مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بھی اصلاح فرمائی۔ چنانچہ حضور نے اپنی مختلف کتب میں کلام الٰہی کی طرف دنیا کو توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے چند ایک حوالجات درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

"تم یقیناً سمجھو کہ صادقوں کے لئے اسی قدر اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں جس قدر ان کے صدق کا اندازہ ہے۔ اس کے خزائن میں کمی نہیں اس کی ذات میں بخل نہیں۔ اس کے فضلوں کا کوئی انتہا نہیں اور ترقیات معرفت کی کوئی حد نہیں۔ ہاں پہلے اس نے اظہار علی الغیب کی نعمت اور علم لدنی یقینی اور قطعی کی دولت اپنے برگزیدہ رسولوں کو دی۔ مگر پھر یہ تعلیم دے کر کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم تمام سچے طالبوں کو خوشخبری دے کر وہ بھی رسول

مقبول کی تبعیت سے اس علم ظاہری اور باطنی تک پہنچ سکتے ہیں۔ کہ جو بالاصالت خدا کے نبیوں کو دیا گیا۔۔ پس جاننا چاہیئے۔ کہ خدا کے کلام پر غور صحیح کرنے سے اور صد ہا تجارب مشہودہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ افراد خاصہ اُمت محمدیہ کو جب وہ متابعت اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو جائیں۔ اور ظاہراً اور باطناً اس کی پیروی اختیار کریں۔ بہ تبعیت اسی رسول کے اس کی برکتوں میں سے عنایت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ اب خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ الہام یقینی و قطعی ایک واقعی صداقت ہے۔ جس کا وجود افراد کاملہ اُمت محمدیہ میں ثابت ہے۔ اور انہیں سے خاص ہے"

(براہین احمدیہ حصہ سوم پہلی فصل)

پانچواں عقیدہ مسیح کی آمد ثانی کا ہے۔ یعنی ہمارے دوسرے مسلمان بھائی یہ کہتے ہیں کہ اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لئے موسوی سلسلہ کا مسیح آسمان سے نازل کیا جائے گا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر یہ بتایا کہ باہر سے کسی آدمی کے لانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ جب کہ آپ ہی کے شاگرد اور آپ ہی سے فیضیافتہ انسان اُمت مرحومہ کی اصلاح کا کام کر سکتے ہیں اور مسیح ناصری تو نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ کے مطابق فوت ہو گیا۔ اور اب اس اُمت کی اصلاح کے لئے کیسے آ سکتا ہے۔؟

غرض برادران یہ چند ایک اصلاحیں جو پیش کی گئی ہیں۔ نمونہ ہیں اس بڑی اصلاح کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں کی۔ اور وہ زنگ جو مرور زمانہ سے اسلام کے مصفیٰ آئینہ پر پیدا ہو چکا تھا۔ اُس کو آکر ایسا صاف کر دیا۔ کہ اس وقت وہی نورانی چہرہ اسلام کا دکھا دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ اور یہ باتیں لکھنے اور سننے تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ جن نیک فطرت لوگوں نے حسن ظنی سے کام لیا۔ اور صدق دلی سے آپ کو قبول کیا۔ ان پر آسمانی برکات و انوار کے دروازے کھل گئے۔ ان کی زندگیاں بدل گئیں۔ وہ بد سے نیک اور نیک سے نیک تر ہو گئے جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھیں اور مشاہدہ کریں۔

چونکہ اسلام ہی خدا کا پسندیدہ دین ہے اور وہ اس مصفیٰ چشمہ کو گدلا نہیں چھوڑ سکتا تھا اس لئے اس نے محض اپنے فضل و کرم سے عین ضرورت اور وقت پر دین اسلام کی نصرت فرمائی اور اپنے مامور کے ذریعہ سے تیرہ صدیوں کی تاریکی اور ظلمت کو دور فرمایا۔ اور وہ سب علامات جو اس کے ظہور کی نشانیاں تھیں۔ اُس مامور کے ظہور پر نہایت باثبوت پوری ہو کر ظاہر ہو گئیں جن میں سے چند ایک علامات درج ذیل ہیں:۔

علامات:۔ (۱) سورج اور چاند کا ماہ رمضان میں گرہن لگنا۔ (۲) ستاروں کا گدر ہونا۔ (۳) پہاڑوں کا اُڑایا جانا (۴) دریاؤں کا چیرا جانا (۵) اونٹوں کا بیکار ہو جانا اور نئی سواریوں کا ایجاد ہونا (۶) مختلف لوگوں کا آپس میں میل ملاپ کرنا۔ (۷) پرامن حکومت کا ہونا (۸) صحف کا بکثرت شائع ہونا (۹) آسمانی علوم کا معلوم کیا جانا (۱۰) فسق و فجور کا بکثرت پھیل جانا (۱۱) مشتی قوموں کا متمدن ہونا (۱۲) دابۃ الارض یعنی طاعون کا ملکوں میں پھیل جانا (۱۳) زلزلوں کا کثرت سے آنا (۱۴) زمین سے معدنیات کا نکلنا (۱۵) تار ٹیلیفون وغیرہ کا ایجاد ہونا (۱۶) مسافت ارض کا باآسانی طے ہونا (۱۷) ریل موٹر ہوائی جہاز اور سٹیمر وغیرہ سواریوں کا ایجاد ہونا (۱۸) دجالی فتنہ کا ظاہر ہونا (۱۹) مسیح موعود کے ذریعہ دین اسلام کا تمام ادیان باطلہ پر بدلائل غالب آنا۔

یہ سب علامتیں پوری ہو کر ثابت کر رہی ہیں کہ اس زمانہ کے مامور کو آ جانا چاہیئے۔ چنانچہ وہ آنے والا آ چکا اور نہ صرف مسلمانوں کو ہی اس کی تلاش کی ضرورت ہے بلکہ ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کو بھی اس کی تلاش کرنی ضروری ہے کیونکہ ان کی مذہبی کتب میں بھی اس موعود کے آنے کا ذکر موجود ہے۔ اور ان کے ہاں کی بیان کردہ علامتیں بھی پوری ہو چکی ہیں جن سے ان کی ضرورت اور اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس موعود نے کل ادیان کو قبول کر کے اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کر دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں مذہبی زندگی صحیح طور پر قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس زمانہ کے مامور کے دامن سے وابستگی نہ ہو۔ اور اس کے فیض صحبت سے مستفیض نہ ہو۔ اسی لئے اسلام میں ہر صدی کے سر پر ایک خاص مجدد کا ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ ایک شخص پر براہ راست نازل ہو کر نسل انسانی کی طبعی کمزوریوں اور کثافتوں کو دور کرے۔ یہ باتیں خیالی نہیں بلکہ واقعہ ہیں۔ بڑے بڑے مذہبی رہنماؤں نے مذہبی میدان میں اپنی بے بسی کو محسوس بلکہ تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب عربی علوم کی ڈگری کے لئے جب مصر تشریف لے گئے تو وہاں کے چوٹی کے عالم شیخ الازہر مصطفیٰ المراغی سے پوچھا کہ آپ نے غیر مسلموں میں تبلیغ کا کیا پروگرام بنایا ہے؟ تو انہوں نے سید جمال الدین افغانی مرحوم کا حوالہ دیتے ہوئے یہ جواب دیا کہ اگر ہم یورپ میں جاکر تبلیغ کریں تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے ہمیں کیا حاصل ہوگا ہمیں تو سب کچھ بغیر اسلام ہی حاصل ہے۔ ہمیں اسلام کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم کس طرح تبلیغ کر سکتے ہیں؟

اس جواب سے ظاہر ہے کہ شیخ الازہر جس کو دنیائے اسلام کے استاد کی حیثیت حاصل ہے کسی طرح تعلق باللہ روحانی انعامات سے بے نصیب ہے۔ اور یورپ کی مادی ترقیات سے مرعوب ہو کر مذہبی لحاظ سے بے دست و پا بنا بیٹھا ہے۔ اور یہ بات بھی اس کی سمجھ میں نہ آئی کہ آج سے تیرہ سو سال قبل عرب کے اُمیوں اور بادیہ نشینوں نے روم اور ایران کے دنیاوی جاہ و جلال اور خان و شوکت والی قوموں کے سامنے کونسی بے بہا نعمت پیش کی تھی۔ جس کے مقابل پر اُن بڑی بڑی سلطنتوں کو بھی آخر سرنگوں ہونا پڑا؟

غرض اس وقت تمام دنیائے اسلام خواہ وہ عالم ہو یا جاہل اس آسمانی نور کے بغیر بیجان ہے۔ جو کہ اس زمانہ کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کے ذریعہ دنیا میں نازل کیا گیا۔ اور جس نے آکر صدیوں کی تاریکی اور ظلمت میں چھپے ہوئے لوگوں کو نور اور روشنی کی طرف رہنمائی کی اور ہزاروں لاکھوں مردوں کو آسمانی پانی سے ابدی زندگی بخشی یہی تو ایک چھوٹی سی جماعت میں اس مامور کی برکات اور روحانی فیوض سے ایسی روح پھونک دی گئی ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اسے تبلیغ اسلام سے نہیں روک سکتی۔ اور جس کام کو بڑے بڑے علماء اور اُمراء اور بادشاہ بھی نہیں کر سکتے اُسے یہ چھوٹی سی جماعت باوجود انتہائی بے سروسامانی کے اکناف عالم میں سرانجام دے رہی ہے۔ اور اشاعت اسلام کیلئے وہ والہانہ جوش رکھتی ہے کہ کوئی مصیبت اور تکلیف اور کوئی مشکل اس کو اس اہم فریضہ سے باز نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہی دنیاوی علوم و فنون اور مادی ترقیات اس کو مرعوب کر سکتی ہیں۔

پس اگر مسلمان اپنی بہتری اور بہبودی کے خواہاں ہیں تو وہ اس مامور کو تلاش کریں جو ان کی رفعت و بلندی کیلئے نازل ہوا ہے کیونکہ حقیقی زندگی اس کی غلامی اور فرمانبرداری میں مضمر ہے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(خاکسار غلام احمد ارشد)

راولپنڈی میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

راولپنڈی ۲۶ نومبر:۔ آج دو بجے دوپہر کمپنی باغ راولپنڈی میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب خان بہادر قاضی نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ملک محمد شریف صاحب لائل پوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے چند اقتباسات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد ۴۵ منٹ تک جناب مولوی چراغ الدین صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جناب مولوی صاحب نے دوستوں اور دشمنوں کی شہادتیں بیان کر کے ثابت کیا۔ کہ حضور اکرم کی زندگی نہایت ہی پاکیزہ تھی۔ آپ کے بعد مکرم میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر راولپنڈی نے مؤثر رنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی پر تقریر فرمائی۔ میاں صاحب کی تقریر نہایت ہی توجہ دلچسپی اور سکون سے سنی گئی۔ بعد ازاں چوہدری مولاداد صاحب رئیس راولپنڈی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ ہم آج ایک ایسی محفل میں جمع ہیں جس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے جماعت احمدیہ کو اس قسم کے جلسوں کے انعقاد پر مبارکباد دی اور فرمایا۔ یہ جلسے مسلمانوں کے اتحاد کا بہترین ذریعہ ہیں۔ جناب چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو بیان کرتے ہوئے اس بات کو واضح کیا۔ کہ حضور کی قوت قدسیہ کا اثر حضور پر ایمان لانے والوں پر کیا پڑا۔ اور کس طرح حضور کے صحابہ رضی اللہ عنہم حضور کے ہر ارشاد کی تعمیل کے لئے تیار رہتے تھے۔ ان واقعات کو بیان کرنے کے بعد جناب چوہدری صاحب نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ بھی اپنے اندر ایسی خوبیاں پیدا کریں۔ تا یہ جلسے حقیقی طور پر ہمارے لئے باعث برکت ہوں

آخر میں جناب صاحب صدر نے حاضرین کو مخاطب فرمایا۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ ہم اسلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ایک ایسے گلستان سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ کہ جس میں ہم کو ہر قسم کے پھول مل جاتے ہیں۔ دنیا کی کوئی اچھی بات لے لو۔ جو آج دنیا میں پیش کی گئی ہو۔ وہ آپ کو حضرت رسول پاک کی زندگی میں مل جائے گی۔ مثلاً آج کل کمیونزم نے یہ خیال دنیا میں پیش کیا ہے۔ کہ مزدور اور کاریگر عزت کے لائق ہیں۔ اور وہ اس پر بڑا فخر کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے مزدور اور کاریگر کی عزت کو دنیا میں قائم کر دیا ہے۔ مگر یہ چیز بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم کو ملتی ہے۔ چنانچہ حضور کی زندگی میں مزدوروں کی ہمدردی کے کئی واقعات ہمیں ملتے ہیں۔ ٹھیک ۴½ بجے یہ بابرکت اجتماع بعد دعا ختم ہوا۔

(ملک محمد شریف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان!

مندرجہ ذیل ممبران کے ذمہ تعاونی کمیٹی کا بقایا ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد رقم ادا کریں۔ ورنہ معاملہ قضاء میں دیدیا جائے گا (۱) رشیدہ بیگم زوجہ عبد المجید قریشی سابق محلہ دار الفضل (۲) غلام بی بی صاحبہ اہلیہ سعدی مہر اللہ صاحب (۳) غلام بی بی دختر ڈاکٹر محمد بخش صاحب (۴) اقبال بیگم اہلیہ شیخ اللہ بخش صاحب (۵) عائشہ بیگم ہمشیرہ مولانا جلال الدین صاحب شمس (۶) عطیہ بیگم والدہ محمد عثمان صاحب واقف زندگی۔ (۷) عبد الرشید صاحب

(خاکسار مہراں بی بی سابق صدر لجنہ تعمیر۔ اہلیہ میاں فتح محمد صاحب مکان ۱۱ گلی ۴ رام گڑھ مغلپورہ)

حب اٹھرا رجسٹرڈ: اسقاط حمل کا مجرب علاج:- فی تولہ ڈیڑھ روپیہ /۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۲-۱۳:- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی چوہدری محمد عبداللہ خاں ولد چوہدری شاہ محمد صاحب مرحوم آف پٹیالہ سائیاں۔ ضلع گجرات کو مورخہ ۲۲/۱۰ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام کو نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ظفر اللہ خاں بی اے)

(۲) مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب نومولود کی درازیٔ عمر و خادم احمدیت بننے اور والدین کے لئے باعث راحت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار محمد شفیق (آر۔ پی اے ایف) گیان پورہ گجرات پاکستان)

(۳) مورخہ ۱۲/۱۱ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے لڑکے عزیز عبدالسلام کے ہاں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے

(شیخ اکبر علی آف پٹیالہ)

درخواستہائے دعا

خاکسار کی اہلیہ کو عرصہ نو یوم سے بخار چڑھا ہوا ہے۔ چہرہ اور ہاتھ پیر متورم ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بتوجہ دعا فرماویں (شیخ عبدالرحمن نائب تحصیلدار ڈاکخانہ تاندلیانوالہ منڈی۔ ضلع لائلپور)

(۲) میں کئی دن سے بخار کی وجہ سے بیمار ہوں احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتا ہوں (خاکسار شیخ عبدالرحیم آف مرادی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ)

(۳) خاکسار کچھ دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کریں (بلوچ عبداللطیف متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر)

(۴) میرا لڑکا عزیز رفیق احمد سلمہٗ بخار اور دستوں سے گذشتہ کئی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور احمدیت کا خادم بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے آمین ثم آمین (محمود احمد مرزا)

(۵) میرے والد صاحب پیشاب کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی التماس ہے (عبدالشکور خاں احمدی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۲۸۴۴: میں قانتہ بشریٰ بنت چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ عمر ۱۸ سال ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ اور نہ ہی نقد روپیہ ہے۔ میرے کپڑوں اور کتابوں کی قیمت اس وقت تقریباً -/-/۳۰۰ روپیہ ہے۔ تعلیم کے ضروری اخراجات کے علاوہ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کا دسواں حصہ یعنی ایک روپیہ ماہوار بطور چندہ حصہ آمد آج کی تاریخ کی ادا کرنا شروع کردوں گی۔ اور آئندہ بھی اپنی آمد کے دسویں حصہ دیتی رہوں گی۔ میری وفات پر جو بھی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ اس کی وارث صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: قانتہ بشریٰ بقلم خود۔ گواہ شد: نذیر احمد خاں ہیڈ کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری

گواہ شد: خاکسار محمد شریف وکیل منٹگمری والد موصیہ

گواہ شد: فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد شریف والدہ موصیہ

گواہ شد: امۃ الحکیم ہمشیرہ موصیہ۔

وصیت ۱۲۸۴۵: میں چوہدری فیض الرحمن ولد چوہدری محمد علی خاں صاحب عمر ۲۶ سال ساکن چک ۳۵/۲.R ڈاکخانہ چک ۳/۲.R ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۴۷/۸ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

العبد: چوہدری فیض الرحمن خان۔ آر۔ پی۔ اے ایس۔ سی۔ ریکارڈ سیلائی ڈپو چک لالہ

گواہ شد: جمعدار رحیم بخش زیروی

گواہ شد: صوبیدار محمد رشید ۵۰۱ سنٹرل ورکشاپ پی۔ ای۔ ایم۔ ای۔ چک لالہ راولپنڈی۔

وصیت ۱۲۸۴۷: میں صوبیدار عبدالمجید ولد مولوی جمال الدین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور حال ۵۰۱ سنٹرل ورکشاپ چک لالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۲۲۳ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

العبد: صوبیدار عبدالمجید ۵۰۱ سنٹرل ورکشاپ چک لالہ ضلع راولپنڈی

گواہ شد: محمد رشید

گواہ شد: جمعدار رحیم بخش زیروی چک لالہ راولپنڈی

جملہ مردانہ امراض

کا سو فیصدی کامیاب علاج کی گارنٹی کیلئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں اگر آپ بالکل کمزور ہو چکے ہیں۔ اور کسی قسم کے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ تو بحالیٔ صحت کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سہوترا کے پاس تشریف لائیں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی مشہور تجربہ شدہ دوائی بواسیر کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ پتہ: رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور

خط و کتابت کیلئے جوابی ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ اوقات مشورہ: صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک: شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

بے نظیر کارنامے

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

جن احباب کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہے

وی پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی ۱۳ روپے۔ سہ ماہی سات روپے۔ ماہوار ۲½ روپے اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئیگی۔ اس کی اڑھائی روپے ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے

ثامرت خلق دوا خانہ خدمت خلق

زوجام عشق: سردیوں کا بے نظیر تحفہ۔ خالص اور مکمل اجزا سے تیار کردہ۔ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپے

اکسیر شباب:- جن لوگوں کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرا ڈال لیتا ہے یا جو لوگ اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کر چکے ہوں ان کے لئے واحد علاج۔ قیمت بیس خوراک چھ روپے

حب اذاب: مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر جوانی علاج۔ اکسیر شباب اور حب جوانی دونوں کا استعمال جسم میں برقی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت ۵۰ گولیاں چار روپیہ ۴ روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

اشتہار

جو دوست سلائی مشینوں کی مرمت کا کام کرتے ہیں یا اس کے متعلق پرزہ جات یا سلائی مشین فروخت کرتے ہیں۔ وہ ہمیں اپنے مکمل پتہ سے مطلع کریں ان سے ضروری مشورہ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی احمدی دوست اپنے لڑکوں کو احمدیہ فیکٹری لاہور میں کام سکھانے کا خواہشمند ہو۔ وہ بھی ہمیں مطلع کریں۔ ہر قسم خراد مشین و دیگر مشینریاں کارخانہ میں فٹ ہیں۔

مستری عبدالرحمن پروپرائیٹر

دہلی ریپیرنگ ہاؤس خوشابیاں

سٹریٹ میانوالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زوجام عشق - طاقت کی خاص دوا ہے قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے - دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی اشتعال انگیزیوں پر پردہ ڈالنے کی مذموم کوشش

"زمیندار" کی ایک غلط بیانی کی تردید

مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ ماہ حال کو آل پاکستان تحفظ ختم نبوت احرار کانفرنس ملتان میں منعقد کی گئی جس میں اپنے پروگرام کے ماتحت، غلط بیانیوں سے کام لے کر اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں اور تبلیغ کی آڑ میں تخریب کی گئی۔ اس کانفرنس کی رپورٹ ۲۲ نومبر کے زمیندار میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں ایک غلط بیانی یہ بھی کی گئی ہے کہ "مرزائیوں کو اب اتنی جرأت ہو گئی ہے کہ آج انہوں نے اپنے احمدیہ فرقہ کی تعریف میں اشتہار تقسیم کئے۔ آپ نے مقامی حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ اگر مرزائی فتنہ پسندوں کے اس فعل قبیح سے مشتعل ہو کر مسلمان نوجوانوں کا دامن صبر ہاتھ سے چھوٹ جاتا تو کیا نتیجہ نکلتا؟ لہذا ایسے شر پسندوں سے مسلم قوم کو بچایا جائے۔" اصل واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ایک دوست شہر کے ایک حصہ میں ان غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جو تواتر سے پھیلائی جا رہی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون پر مشتمل ٹریکٹ تقسیم کر رہے تھے جس میں ایک لفظ بھی دل آزار نہیں تھا۔ جیسا کہ اشتہار کے عنوان "خدا اس شخص کا دشمن ہے جو شریعت محمدیہ کی جگہ اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے" سے بھی ظاہر ہے۔ احراریوں کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے آکر ان سے اشتہار چھین لئے اور دھکے دیتے ہوئے جلسہ گاہ میں لے گئے۔ جہاں وہ دوست پولیس کی وجہ سے احراریوں کی مزید ایذا رسانیوں سے محفوظ ہوئے۔ یہ سب کچھ حکومت پر یہ ظاہر کرنے کے واسطے کہا گیا کہ احراری بالکل پر امن لوگ ہیں۔ حالانکہ اس امن کی حقیقت تو اسی سے ہی ظاہر ہے کہ احمدیوں کا اپنی تعریف میں اشتہار تقسیم کرنے سے تو ان کے دامن صبر کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہے مگر ان کی اشتعال انگیزیوں کے نتیجہ میں بیگناہوں کا خون بہنے سے بھی امن کو تقویت پہنچتی ہے ۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

پاکستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت میں ایک کروڑ بیس لاکھ پاؤنڈ کا اضافہ

لندن ۲۸ نومبر۔ تجارتی بورڈ نے ابھی جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال کے پہلی سہ ماہی میں پاکستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت میں ایک کروڑ بیس لاکھ پاؤنڈ کا اضافہ ہوا ہے۔

برطانیہ نے ۹۲،۷۸،۹۲۱ پاؤنڈ کا پاکستانی سامان درآمد کیا جو گزشتہ سال کے نو مہینوں کے مقابلہ میں ۸۰ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اور پاکستان ۲۹۹،۵۲۹،۲۲۷ کا برطانوی سامان خریدا۔ گزشتہ سال اس مدت میں ۲۵۳،۷۶،۷۵ پاؤنڈ کی خریداری ہوئی تھی۔

۱۳ اکتوبر تک پہلے اس مہینوں کے اعداد و شمار سے عام طور پر تجارت میں توسیع کا رجحان پایا جاتا ہے۔ برطانیہ کو پاکستان کی فروخت میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں نمایاں اضافہ چاول۔ پٹ سن اور خام اون میں پایا گیا ہے

برطانیہ سے خریداری مشینری۔ گاڑیاں لوہے کی مصنوعات اور بجلی کے سامان کی ہوئی گرچہ موخر الذکر میں ۲۵ لاکھ پاؤنڈ کی تخفیف ہو گئی

اسی طرح پاکستان سے برطانیہ میں کپاس کی درآمد میں بھی کمی ہو گئی اسکے علاوہ باقی تمام اشیاء کی درآمد و برآمد میں اضافہ ہی ہوا ہے۔

پاکستان اور بھارت کی کرنسی

لندن ۲۸ نومبر پاکستان اور ہندوستان کے روپیہ کے مسائل کے حل میں جو مشکلات ہیں ان پر بے لاگ تبصرہ کرتے ہوئے "اسٹیٹسمین" رقمطراز ہے " ہندوستانی روپیہ سے مساوی کرنے کے لئے پاکستانی روپیہ کی قدر کم کر دی جائے یا ہندوستانی روپیہ کی قدر بڑھا دی جائے۔ ایسے امور ہیں جن پر طویل مباحثہ ممکن ہے۔ لیکن یہ امر بالکل واضح ہے کہ اس سلسلہ میں اختلاف نے بین الملکی تجارت کو معطل کر رکھا ہے۔ جس سے دونوں ملکوں کے اقتصادی نظام پر خراب اثر پڑ رہا ہے۔ گرچہ باہمی تجارت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ لیکن بیرونی تجارت میں پاکستان اور ہندوستان دونوں ہی کی حالت زیادہ بہتر ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

روسیوں کو برطانوی حکومت کی طرف سے پنشن

لندن ۲۸ نومبر روس میں رہنے والے ۱۳ آدمیوں کو برطانوی حکومت باضابطہ پنشن دیتی ہے۔ ان کو ادائیگی ماسکو کے برطانوی سفارتخانہ کے ذریعہ اسٹرلنگ میں کی جاتی ہے۔ ان میں سے بیشتر روسی قومیت کے حامل ہیں جو پہلی عالمگیر جنگ میں زخمی ہو گئے تھے۔ یہ روسی تجارتی بیڑے کے ارکان تھے اور جنگ کے زمانہ میں برطانوی جہازوں پر زخمی ہوئے تھے یہ تیرہ ان سمندر پار رہنے والے ۳۲۲،۲۵۶ آدمیوں میں سے ہیں جن کو برطانیہ کی پنشن کی وزارت جنگ کے زمانہ میں زخم کھانے کے معاوضہ میں پنشن دیا کرتی ہے۔ (اسٹار)

"اردو کو جلد از جلد ذریعہ تعلیم بنایا جائے" انٹر یونیورسٹیز بورڈ کی سفارش

لاہور ۲۷ نومبر۔ آج انٹر یونیورسٹی بورڈ کا ایک اجلاس پروفیسر اے۔ بی حلیم وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں مختلف اہم سوالات پر غور کیا گیا اور کافی دیر کی بحث تمحیص کے بعد مناسب فیصلے کئے گئے

سب سے پہلے حکومت پاکستان کے ایک گشتی مراسلہ پر غور کیا گیا جس میں سفارش کی گئی تھی کہ پاکستان میں ابھی مزید دس سال کیلئے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں انگریزی کو ذریعہ تعلیم رہنے دیا جائے۔ اجلاس میں شریک تمام ارکان کی یہ رائے تھی کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ اس لئے انگریزی کی بجائے اردو کو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں جلد از جلد ذریعہ تعلیم کے طور پر اختیار کر لینا چاہیئے۔ بورڈ نے فیصلہ کیا کہ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے امتحانات میں جلد از جلد اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ اسی فیصلہ کے مطابق پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے خاص حالات کا خیال رکھتے ہوئے انہیں اس امر کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان حالات کے مطابق جلد از جلد اردو کو امتحانات میں ذریعہ تعلیم بنانے کی کوشش کریں۔

دوسری قرارداد میں تمام یونیورسٹیوں سے سفارش کی گئی ہے کہ وہ اپنے ہاں یونیورسٹی کی طرح شعبہ صحافت کا قیام عمل میں لائیں۔ تیسری قرارداد میں سندھ یونیورسٹی کے میٹرک ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات کو پنجاب کے میٹرک ایف اے اور بی اے امتحانات کے برابر تسلیم کر لیا گیا ہے

چوتھی قرارداد میں بورڈ نے سندھ یونیورسٹی سے درخواست کی ہے کہ وہ بھی پنجاب یونیورسٹی کی طرح ایک خاص معینہ مدت اور ایک جنرل کے تحت جنرل پالیسی کے تحت اردو کو یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم قرار دینے کا انتظام کرے

بورڈ نے اپنی پانچویں قرارداد میں پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں سے سفارش کی ہے کہ وہ بھی پنجاب یونیورسٹی کی طرح اپنے ہاں اسلامیات کے شعبے قائم کریں جن میں اسلامی تعلیم پر ریسرچ کا انتظام کیا جائے۔

سرگودھا ۲۰ نومبر پنجاب کے سابق وزیر اعظم سر خضر حیات ٹوانہ نے پھر پنجاب کی سیاسیات میں کودنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کاٹرہ میں ٹوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہ بھیاوڑ بال، شاہ پور کے حلقہ سے پنجاب اسمبلی کا انتخاب لڑنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

برلن کے لئے معاہدہ اوقیانوس کا منصوبہ

لنڈن ۲۸ نومبر۔ شمالی اوقیانوسی معاہدہ کے ادارہ کے نمائندوں کی کونسل کا جو اجلاس لنڈن میں منعقد ہو رہا ہے اس میں ایک معنی خیز اقدام کیا جانے والا ہے۔ یہ مسئلہ پیش کیا گیا ہے کہ اگر روسیوں نے دوبارہ شہر کی ناکہ بندی کی تو متعلقہ ۱۲ اقوام کو کونی کارروائی کرنی چاہیئے اب تک تین قابض طاقتوں کی حیثیت سے برلن اور وہاں کی روسی سرگرمیوں کی ذمہ داری صرف برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ نے لے رکھی ہے۔

اب تک روسی ناکہ بندی کے متعلق کوئی اقدام نہیں کر رہے۔ لیکن نئے اقدام کی وجہ سے اغلب ہے کہ اگر کوئی ایسا اقدام ہوا تو متعلقہ ۱۲ ممالک جوابی کارروائی کریں گے۔ جس کی شکل شاید اقتصادی ناکہ بندی کی ہو گی۔ جب روسیوں نے ۱۹۴۸ء میں ناکہ بندی کی تھی۔ اس وقت بھی یہی کارروائی کی گئی تھی۔ اور یہ کارروائی اور ائر لفٹ غالباً دو اصل وجہیں تھیں۔ جنہوں نے روسیوں کو ناکہ بندی توڑنے پر مجبور کیا۔ (اسٹار)

ملایا کی مختلف نسلوں میں آپس میں میل جول

کوالالمپور ۲۸ نومبر۔ ملایا نما ہندوستانی کانگریس کے کوالالمپور کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر صوبہ میں ایک کمیٹی قائم کی جائے جس میں ملایائی چینی انجمن۔ قومی متحدہ ملایائی ادارہ۔ ملایائی انجمن۔ یوریشین انجمن۔ لنکا فیڈریشن اور ملایائی ہندوستانی کانگریس کے ارکان رکھے جائیں۔ یہ لوگ مل جل کر مختلف نسلوں میں اعتماد یکجہتی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ علاقائی کانگریس کے صدور کو اختیار دیا جائے کہ وہ دوسرے اداروں کے ارکان کو شرکت کی دعوت دے (اسٹار)